روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۲۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۴۱ سوموار ۸ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ، ۲۵ امان ہش ۱۳۷۰، ۲۵ مارچ ۱۹۹۱ء نمبر ۶۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم ہر تکبر کے خلاف آواز بلند کریں گے

"جماعت احمدیہ دنیا کے موحدین میں صفِ اوّل کی جماعت ہے بلکہ توحید کی علمبردار جماعت ہے۔ توحید کا جھنڈا آج جماعت احمدیہ کے ہاتھوں میں تھمایا گیا ہے اس لئے ہم ہر شرک کے خلاف آواز بلند کریں گے۔ ہر تکبر کے خلاف آواز بلند کریں گے اور دنیا کا کوئی خوف ہماری اس آواز کا گلا نہیں گھونٹ سکتا۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ترکِ نماز کی عادت اور کسل کی ایک وجہ یہ بھی ہے کیونکہ جب انسان غیر اللہ کی طرف جھکتا ہے، تو روح اور دل کی طاقتیں اس درخت کی طرح (جس کی شاخیں ابتداءً ایک طرف کر دی جاویں اور اُس طرف جھک کر پرورش پالیں) ادھر ہی جھکتا ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سختی اور تشدّد اس کے دل میں پیدا ہو کر اُسے منجمد اور پتھّر بنا دیتا ہے۔ جیسے وُہ شاخیں۔ پھر دوسری طرف مڑ نہیں سکتا۔ اسی طرح پر وہ دل اور رُوح دن بدن خدا تعالیٰ سے دُور ہوتی جاتی ہے۔ پس یہ بڑی خطرناک اور دل کو کپکپا دینے والی بات ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے سے سوال کرے۔ اسی لئے نماز کا التزام اور پابندی بڑی ضروری چیز ہے، تاکہ اوّلاً وہ ایک عادت راسخہ کی طرح قائم ہو اور رجوع الی اللہ کا خیال ہو۔ پھر رفتہ رفتہ وہ وقت خود آجاتا ہے۔ جبکہ انقطاعِ کلّی کی حالت میں انسان ایک نُور اور ایک لذّت کا وارث ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۰۶)

تقوٰی کی راہوں کو اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح ایک کلامِ پاک (یعنی قرآن کریم) کی حقیقت کو بیان کیا ہے یعنی وہ ایسا کلمہ طیّبہ) ہے جس کی مثال ایک پاک درخت کی طرح ہے جس کی جڑ مضبوطی کے ساتھ قائم ہوتی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ متّقی بناتا ہے اور تقویٰ کی راہوں پر ثباتِ قدم عطا کرتا ہے اور اس طرح اس کی جڑ مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جاتی ہے۔ پھر اس سے شاخیں پھوٹتی ہیں جو اعتقاداتِ صحیحہ ہیں یعنی انسان کے اعتقادات شاخوں کی شکل اختیار کرتے ہیں (تمثیلی زبان میں) جو اوامر و نواہی پر مشتمل ہے اور یہ وہ درخت ہے جس کی ہر شاخ آسمان پر جانے والی ہے اعمالِ صالحہ کے پانی سے پرورش پانے کی وجہ سے یعنی کوئی بدی والا حصہ اس کے اندر نہیں۔ ہر شاخ جو ہے وہ صحت مند اور نشوونما پانے والی ہے اور آسمانوں تک پہنچتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ فرمایا ہے کہ جب تقویٰ کی جڑ مضبوط ہو اور اس جڑ سے نیکی کی اور پاکیزگی کی اور اصلاح کی شاخیں نکلیں تو وہ شاخیں نہ صرف یہ کہ خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرتی ہیں اور رُوحانی بلندیوں تک پہنچتی ہیں بلکہ اس دُنیا میں بھی (اخروی زندگی میں تو ہو گا ہی) ان شاخوں کو تازہ بتازہ پھل لگتا رہتا ہے جس سے انسان فائدہ حاصل کرتا ہے۔ یعنی اس دُنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا انسان کو حاصل ہو جاتی ہے اور رُوح کو ہر لحظہ ایک لذّت اور سرور حاصل ہوتا رہتا ہے ان پھلوں کے کھانے سے جن کا کھانا رُوحانی طور پر ہے لیکن جب تک وہ پھل نہ ملیں وہ خوشحالی حاصل نہیں ہو سکتی وہ لذّت اور سرور حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہ پھل مل نہیں سکتے جب تک اعتقادات جو ہیں وہ صحیح نہ ہوں اور اعمالِ صالحہ ان کو سیراب نہ کریں اور تقویٰ کی جڑ سے نکل کے آسمانوں تک نہ پہنچیں۔ اس صورت میں اللہ تعالیٰ انہیں قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ہمارے کسی فعل کو قبول کر لینا ہی اس کا پھل ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں انسان کو اس کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ پس ہر ایک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے جو شخص تقویٰ کی جڑ تو نہیں رکھتا لیکن بظاہر ہزار قسم کی نیکیاں بجا لاتا ہے اسے فائدہ ہی کیا۔ کیونکہ اس سے وہ شاخیں نہیں پھوٹ سکتیں جو خدائے رحمٰن تک پہنچتی ہیں نہ وہ پھل لگ سکتے ہیں جو پھل کہ دوسری صورت میں ان شاخوں کو لگا کرتے ہیں اور رُوحانی سیری کا موجب بنتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم مارچ ۱۹۶۸ء)

تقریب شادی

○ مکرمہ ثمینہ فرخ چیمہ صاحبہ (فارماسسٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ) بنت محترم مولانا محمود احمد چیمہ صاحب (مربی سلسلہ مقیم انڈونیشیا) کی شادی مکرم ظفر احمد صاحب ابنِ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب کے ساتھ مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۹۱ء بروز اتوار ربوہ میں بخیر و خوبی انجام پائی۔

۹ مارچ کو بیت المبارک میں بعد نماز مغرب مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب وکیل المال الثانی نے ۳۰ ہزار روپے حق مہر پر ان کے نکاح کا اعلان کیا۔ اگلے روز دفتر انصار اللہ کے احاطہ میں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں تلاوت و نظم کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

۱۱ مارچ کو مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب نے اپنے مکان واقع دار النصر شرقی میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔

قارئین الفضل سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بہت بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

لجنات توجہ فرمائیں

○ ۲۹ رمضان المبارک کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں سو فیصد چندہ تحریک جدید ادا کرنے والوں کی دعائیہ فہرست پیش کی جاتی ہے۔ آپ اس طرف بھرپور توجہ دیں۔ زیادہ سے زیادہ ممبرات کو اس میں شامل کریں۔ مقامی سیکرٹری مال اور ممبر حضرات سے تعاون کریں۔ اپنی مساعی کی رپورٹ لجنہ اماء اللہ پاکستان کو بھی دیں۔

سیکرٹری تحریک جدید
لجنہ اماء اللہ پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۵ر امان ۱۳۷۰ ہش ۲۵ر مارچ ۱۹۹۱ء

اعمال اور خدا کا فضل

انسان کی حالت بھی عجیب ہے۔ سمجھنے لگے تو بڑے بڑے رازوں کو جھٹ سے سمجھ جائے اور نہ سمجھنے پہ آئے تو اپنے آپ کو بھی نہ سمجھ سکے۔ شائد اسی لئے بعض اوقات کہتے ہیں کہ فلاں شخص اپنے آپ کو دھوکا دے رہا ہے۔ اگرچہ اپنے آپ کو دھوکا دینا تو کوئی نہیں چاہتا لیکن انسان بعض اوقات اس طرح سوچنے لگتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو دھوکا ہی دینے کے مترادف ہو جاتا ہے۔

اسی لئے تلقین کی گئی ہے کہ اپنے آپ کو تزکیہ یافتہ نہ کہو۔ معلوم نہیں جو کام کوئی کر رہا ہے اس کے پیچھے نیت کیسی ہے۔ نیت اچھی بھی ہے تو کیا وہ سمجھتا ہے کہ اس کی نیت کی اہمیت کیا ہے اور وہ نیت کس طرح بنی ہے۔

حضرت امام جماعت الثالث اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر رحم فرماتا رہے فرماتے ہیں کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنے اعمال پر کبھی بھروسہ نہ کرو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اعمال تو بجا لاؤ اور نہایت نیک نیتی سے اعمال بجا لاؤ لیکن یہ نہ سمجھو کہ یہ اعمال اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے میں ایک ذریعہ بن سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قرب اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہو سکتا ہے۔ یہ اعمال اللہ تعالیٰ کا فضل کھینچ لانے کا باعث تو بن سکتے ہیں لیکن انسان یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا کہ ایسا ضرور ہوگا۔ فضل ہو تو قرب یقینی ہے۔ اعمال ہوں تو قرب امکانی ہے۔

اعمال میں تواضع اور عاجزی اور انکسار لازمی ہے۔ اور اگر یہ عنصر موجود ہوں تو انسان اپنے اعمال کالعدم کے خانے میں ڈال دیتا ہے اور خدا کے فضل کا خواہاں ہو جاتا ہے۔ اعمال میں اخلاص پیدا ہو جائے گا۔ انسان اس سلسلہ میں کوشش تو ضرور کرتا ہے لیکن چونکہ ہر عمل کا نتیجہ خدا کے ہاتھ میں ہے اس لئے عمل کے باوجود اس کی نظر اس بات پر لگی ہوگی کہ خدا کا فضل ہوگا تو نتیجہ مثبت نکلے گا ورنہ اعمال کا ہونا نہ ہونا برابر ہو جائے گا۔

حضور اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ رحم فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں کہ اخلاص کے لفظ کے معنی ہی یہ ہیں کہ ہم عبادت کریں اور سمجھیں کہ اس کے نتیجہ میں بھی اگر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا تو ہم اس کی خوشنودی اور اس کی رضا کی جنت حاصل کریں گے۔

تاریخ کے دھارے سے کوئی بچ نہیں سکتا
ہر شخص مکافاتِ عمل کا ہے سزاوار
افسوس کہ اس بات سے غافل ہے زمانہ
اے کاش کہ اس نیند سے ہو جائے یہ بیدار

——— ابوالاقبال

⭕

اُبھر رہے ہیں تصور میں پھر وہی خد و خال
رواں ہے پھر اُسی منزل کو کاروانِ خیال

شباب و شعر کی رُت گدگدا گئی دل کو
خیالِ یار ہے گویا خرامِ بادِ شمال

یہ کہکشاں یہ ستارے یہ مہر و ماہ تمام
کسی کے نُور کا پَرتو کسی کے رُخ کا جمال

یہ جُستجو کہ جسے ہم حیات کہتے ہیں
ازل اُٹھان ہے اس کی ابد ہے اس کا کمال

ہمارا ذوقِ طلب احتیاجِ دیدہ و دِل
تمہارا لُطف و کرم بندہ پروری پر دال

چمن میں تُو گُل و بُلبُل کی داستاں مت چھیڑ
تمامِ عشق خرابی تمام حُسن زوال

جھٹک کے ناز سے دامن چھڑانے والے سُن
کسی کے شیشۂ دِل میں نہ آ گیا ہو بال

سوال یہ ہے کہ اس کا جواب کیا ہوگا
جواب یہ ہے کہ کیوں لب پہ آ گیا ہے سوال

دلِ نصیرؔ پہ ٹُوٹے ہیں کوہِ غم کیا کیا
یہ سرگذشت ہے اپنی نہ اس میں قیل نہ قال

نصیر احمد خان

"جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے"

"دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چُوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے"

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ

۱۔ اولاد کی تربیت اور اس کو قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے۔
۲۔ عہدیداران جماعت اور مربیان کرام قرآن کریم پڑھانے کا باقاعدہ انتظام کریں
۳۔ مجالس موصیان۔ انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور لجنات بھی تعلیم القرآن کے لئے بھرپور کوشش کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد مالک

پاکستان ٹوٹنے کی وجوہات

جناب ایم ایم احمد سے انٹرویو

ایم ایم احمد ایک سابق اعلیٰ سرکاری افسر ہیں۔ وہ ان مذاکرات میں براہِ راست شامل رہے جو بالآخر بنگلہ دیش کے قیام پر منتج ہوئے۔ وہ حمود الرحمٰن کمیشن کے روبرو بھی پیش ہوئے تھے۔

مسٹر ایم ایم احمد جن کی عمر ۷۸ سال ہے، وہ ورلڈ بنک میں جانے سے پہلے پاکستان کی حکومت میں متعدد اہم عہدوں پر فائز رہے۔ جن عہدوں پر وہ فائز رہے ان میں سے بعض یہ ہیں۔ سیکرٹری مالیات پنجاب (۱۹۵۲ء-۱۹۵۳ء) سیکرٹری مالیات حکومت مغربی پاکستان (۱۹۵۵ء-۱۹۵۹ء) ایڈیشنل چیف سیکرٹری حکومت مغربی پاکستان (۱۹۵۹ء-۱۹۶۲ء) سیکرٹری تجارت حکومت پاکستان (۱۹۶۲ء) سیکرٹری خزانہ (۱۹۶۳ء-۱۹۶۶ء) ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن (وزیر کے مرتبے میں) (۱۹۶۶ء-۱۹۷۰ء) مشیر برائے صدر پاکستان اقتصادی و مالی امور (۱۹۷۰ء-۱۹۷۱ء) بعد ازاں وہ ورلڈ بنک چلے گئے جہاں انہوں نے اعلیٰ ترین سطحوں پر کام کیا۔ ان کا ذکر "ہو از ہو آن ایشیا" کے تازہ ترین ایڈیشن میں بھی موجود ہے۔ ان کو عالمی سطح کے لیڈروں شاہ فیصل، شاہ ایران، نکسن وغیرہ کا اعتماد بھی حاصل رہا ہے وہ تاریخ کے بہت سے اہم مواقع کا حصہ بھی رہے ہیں۔ ویک اینڈ پوسٹ میں اپنے ایک تفصیلی انٹرویو میں انہوں نے بہت سی اہم باتیں کہی ہیں۔ اپنے ذاتی تجارب کے علاوہ اپنے مذہبی عقائد کی وجہ سے جو مسائل ان کو پیش آئے اور بنگلہ دیش کے قیام کے قومی سانحہ کے بارے میں موضوعات پر بھی انہوں نے گفتگو کی۔ ان کے انٹرویو کے بعض حصے درج ذیل ہیں۔

س: حال ہی میں حمود الرحمٰن کمیشن رپورٹ کے بعض حصے اخبارات میں شائع ہوئے ہیں جس سے بحث و مباحثے کا ایک نیا دروازہ کھل گیا ہے۔ آپ مغربی اور مشرقی پاکستان کے درمیان مذاکرات میں براہ راست شریک رہے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ حمود الرحمٰن کمیشن کے روبرو بھی پیش ہوئے ہیں کیا آپ ہمیں بتا سکتے ہیں کہ ملک کے دونوں حصوں کے درمیان بات چیت ناکام ہو جانے کی کیا وجوہات تھیں؟

جواب۔ بعض وجوہات سے مشرقی پاکستان میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ مالیاتی امور میں ان کے مطالبات کے بارے میں میرا رویہ ہمدردانہ نہیں تھا اس وقت بے شک ان کے بعض مطالبات معقول نہیں تھے اور ہم نے خالصتاً اصولی بنیادوں پر ان کی مخالفت بھی کی تھی لیکن اس کے باوجود ہمارا رویہ بے حد ہمدردانہ تھا۔

اگرچہ پاکستان کے کل ریونیو (آمدن) میں ان کا حصہ صرف ۲۵ ٪ تھا مگر اس کے مقابل پر پبلک سیکٹر کے اخراجات میں مشرقی پاکستان ۶۰ فیصد اخراجات وصول کرتا تھا اور پرائیویٹ سیکٹر کو وہ اپنی طرف نہ کھینچ سکے تھے جو کہ مغربی پاکستان کے علاقے میں بے حد سرگرم تھا اور یہ وہ وجہ تھی جو ان کی مالی مشکلات کا بہت بڑا سبب تھی۔ جب جنرل یحییٰ یکم مارچ کو نہایت اہم مذاکرات کے لئے ڈھاکہ گئے تو میں اس وقت کراچی میں تھا۔ میں جنرل پیرزادہ کے ساتھ ان کی کار میں ایئرپورٹ تک گیا۔ اس دوران میں نے انہیں کہا کہ اگر مذاکرات کے دوران اقتصادی امور پر کسی شخص کی ضرورت پڑے تو وہ مجھے نہ بلائیں اس کی وجہ یہ تھی کہ میرے بارے میں غیر ہمدردانہ رویے کا جھوٹا چرچا تھا اور میں ان مذاکرات کو بے بنیاد الزامات کی آڑ میں ناکام نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ میں نے انہیں بتایا کہ میں جی این قاضی کو بھجوا دوں گا جو کہ سیکرٹری خزانہ تھے اور ساتھ سرتاج عزیز کو کردوں گا جو کہ اس وقت پلاننگ کمیشن میں تھے۔ سرتاج عزیز اس وقت پلاننگ کمیشن میں انٹرنیشنل ڈویژن کے چیف تھے اور مسٹر بقائی بھی پلاننگ کمیشن میں بطور ماہر اقتصادیات تھے۔ ۱۹ یا ۲۰ مارچ کو مجھے ایک اشاراتی پیغام کراچی میں موصول ہوا کہ میں ۲۱ تک مذاکرات میں شامل ہونے کیلئے ڈھاکہ پہنچ جاؤں۔ میں جی ایچ کیو پہنچا اور دفاع کی لائن کے ذریعے جنرل پیرزادہ سے رابطہ قائم کیا۔ میں نے انہیں اپنی گفتگو یاد دلائی اور کہا کہ میرے دلائل پر غور کریں۔ انہوں نے کہا کہ جنرل یحییٰ نے مذاکرات میں موجودگی پر اصرار کیا ہے اور بتایا کہ وہ سیاسی مسائل کو حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور امید ہے کوئی سنجیدہ مسئلہ پیدا نہیں ہوگا۔ میں نے اسلام آباد سے رابطہ کیا بعض دستاویزات طلب کیں اور آفتاب قاضی، سرتاج عزیز اور بقائی کو کہا کہ وہ مجھ سے آکر کراچی میں ملیں۔ ہم نے ایک طویل میٹنگ کی اور اس بات کی کوشش کی کہ جو بات فائدہ مند ہے اس تک پہنچا جائے اور ہر اہم مسئلہ کے بارے میں یہ فیصلہ کیا کہ ہم کہاں تک پیچھے ہٹ سکتے ہیں۔ قاضی اتنے ڈرے ہوئے تھے کہ انہوں نے ڈھاکہ جانے سے معذرت کی اور میں سرتاج عزیز اور بقائی کے ساتھ ڈھاکہ پہنچا اور گورنمنٹ ہاؤس میں تین دن تک اجلاسوں میں شرکت کی۔ ہماری ٹیم میں پیرزادہ اور میں تھے جبکہ عوامی لیگ کی طرف سے تاج الدین کمال حسین، اور دو دیگر افراد تھے جبکہ جسٹس آر کار نیلیئس کرسی صدارت پر تھے۔

مذاکرات ہوئے میں نے عموماً سیاسی مسائل پر گفتگو نہیں کی تاہم اقتصادی امور پر بے شک میں نے گفتگو میں حصہ لیا مثال کے طور پر اقتصادی امور پر گفتگو میں انہوں نے مطالبہ کیا کہ وفاق کو ٹیکس لگانے کا کوئی اختیار نہیں ہونا چاہیئے یعنی ٹیکس لگانے کا معاملہ صوبوں پر چھوڑ دیا جائے۔ اور صوبے مرکز کو ایک معین رقم ادا کریں تاکہ وہ اپنے معاملات چلا سکے۔ میں نے اس کی اس بنیاد پر مخالفت کی کہ انہوں نے ہی یہ اتفاق کیا تھا کہ بعض معاملات مرکز کو دینے پر کوئی اختلاف نہیں مثلاً یہ کہ خارجہ امور دفاع وغیرہ۔ اور جب ہم یہ طے کرلیں گے کہ آئین مرکز کو جو بھی ذمہ داری سونپتا ہے وہ کچھ بھی ہو مگر مرکز کو اپنی ضروریات کے لئے رقم جمع کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ تو دنیا بھر میں ایک بھی ایسی فیڈریشن نہ ملے گی جس میں مرکز کو رقم اکٹھا کرنے کا کوئی اختیار نہ ہو۔ میں نے اس کی پیشکش کی کہ ہم رقوم کی تقسیم کے بارے میں بالکل انصاف کا رویہ اختیار کریں گے اور ہم نے ہمیشہ یہ کہا ہے کہ فنڈز کا ایک معین حصہ صوبوں کو بیشک ملنا چاہیئے لیکن مرکز کو بہر حال یہ حق ہونا چاہیئے کہ وہ ٹیکس عائد کرسکے۔

دوسری بات یہ تھی کہ ان کا مطالبہ یہ تھا کہ بیرونی امداد کو صوبائی معاملہ قرار دیا جائے۔ میں نے یہ دلیل دی کہ یہ تجویز قابل عمل نہیں ہے کیونکہ یہ معاملہ خارجہ پالیسی سے بڑا قریبی تعلق رکھتا ہے اور خارجہ پالیسی مرکز کا معاملہ ہے اس لئے وہ امداد کو کس طرح صوبائی معاملہ بنا سکتے ہیں۔ میں نے ان کو ایک انتہائی مثال دی، میں نے کہا "فرض کریں مغربی یا مشرقی پاکستان چین سے امداد لینے سے انکار کر دیتا ہے اور اسرائیل سے امداد لے لیتا ہے تو اس صورت میں پاکستان کی خارجہ پالیسی کہاں جائے گی۔ اس لئے یہ ناممکن ہے کہ خارجہ پالیسی کو غیر ملکی امداد سے منسلک نہ سمجھا جائے۔ اس کے علاوہ بعض اداروں کی رکنیت ہے مثلاً ورلڈ بنک، ایشیائی بنک وغیرہ کیا اس ادارے کے دو ممبر ہوں گے۔ یعنی ایک مغربی پاکستان اور ایک مشرقی پاکستان؟ تیسری بات یہ کہ کوئی بھی قرضہ یا امداد جو ہم لیتے ہیں مرکزی حکومت اس کی واپسی کی ضمانت دیتی ہے۔

اگر امداد صوبائی معاملہ ہو اور آپ اپنی مرضی سے امداد لیتے چلے جائیں تو آپ کیسے یہ توقع رکھ سکتے ہیں کہ مرکز اس امداد کی واپسی کی گارنٹی دے دے گا۔ یہ ممکن نہیں ہے اور میری تجویز یہ ہے ہم امداد کی بات چیت مرکزی سطح پر کریں اور جب یہ بات طے ہو جائے تو ۵۲ فیصد یا اس سے بھی زیادہ حصہ مشرقی پاکستان کے لئے مختص کر دیا جائے اور وہ اس کو اپنی مرضی سے استعمال کریں اور باقی امداد مغربی پاکستان کے سپرد کر دی جائے۔ انہوں نے کہا، مسٹر احمد! ہم مرکزی حکومت پر اعتماد نہیں کرتے، میں نے کہا، کون سی مرکزی حکومت؟ آپ ابھی تک ماضی کی باتیں کر رہے ہیں نئی مرکزی حکومت میں آپ کا حصہ ۵۲ ٪ ہوگا۔ اور یہ تناسب انتظامیہ اور قانون ساز ادارے دونوں میں ہوگا اور اگر آپ مجھے یہ بتا رہے ہیں کہ آپ کو خود اپنے آپ پر اعتماد نہیں ہے تو یہ ایک واقعی سنجیدہ مسئلہ ہے لیکن اس مرحلے پر آپ بہر حال یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ خود اپنے آپ پر اعتماد نہیں کرتے۔ جب میں ان نکات کی وضاحت کر رہا تھا تو کمال حسین نے کہا کہ وہ بڑے خوش ہیں کہ میں ان باتوں کی وضاحت کر رہا ہوں کیونکہ ان کے ذہن میں یہ باتیں واضح نہیں تھیں خصوصاً گارنٹی کا حصہ اور فنڈز معین کرنے کا حصہ پھر انہوں نے کہا کہ دو سٹیٹ بنک ہونے چاہئیں۔ میں نے کہا کہ اگر آپ صرف نام کی بات کرتے ہیں تو اس کا نام مشرقی اور مغربی پاکستان کا سٹیٹ بنک رکھ دیں۔ لیکن آپ نے یہ اتفاق کیا ہے کہ کرنسی مرکز کا معاملہ ہے اب اگر آپ دونوں طرف علیحدہ علیحدہ کرنسی چھاپنا شروع کردیں گے تو اس سے مکمل انتشار کی صورت حال پیدا ہو جائے گی۔ میں نے تجویز کی کہ آپ ایک فیڈرل بورڈ رکھیں جو سرمایہ کاری کا فیصلہ کرے کہ اس سال آمدنی کتنی ہے اور اس پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اتفاق رائے حاصل کیا جائے۔ سٹیٹ بنک کو کام کرنے کا موقع ملنا چاہیئے۔ انہوں نے پھر کہا کہ ہم کو مرکز پر اعتماد نہیں ہے۔ میں نے کہا ٹھیک ہے، ہم اس پر اتفاق کرتے ہیں کہ سنٹرل فیڈرل بورڈ کا چیئرمین مشرقی پاکستان سے ہو۔ میں نے ان سے کہا کہ جب آپ یہ کہتے ہیں کہ آپ کو مرکزی حکومت پر اعتماد نہیں ہے تو ہم یہ بات تحریری طور پر طے کر لیتے ہیں کہ آئندہ دس سال تک غیر ملکی امداد کا شعبہ ایک مشرقی پاکستانی وزیر کے تصرف میں رہے ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ میں نے کہا کہ میں اس پر مزید آگے بڑھتا ہوں کہ ای اے ٹی EAT کا سیکرٹری بھی مشرقی پاکستان سے ہو۔ اس طریق سے ہم نے تمام پالیسیوں کی وضاحت کی۔

اس رات مسٹر بھٹو گیسٹ ہاؤس آئے جہاں جنرل یحییٰ ٹھہرے ہوئے تھے انہوں نے بتایا کہ وہ مجیب الرحمٰن سے ملے تھے جنہوں نے کہا ہے کہ مذاکرات میں مسٹر احمد کا رویہ سب سے زیادہ مثبت اور ہمارے لئے مددگار ثابت ہوا ہے۔ اس بات کی بعد میں بھی تصدیق ہوئی جب مسٹر رحمٰن سبحان جو ان کے ماہر اقتصادیات تھے، مجھ سے ورلڈ بنک میں آکر ملے اور مجھے کہا کہ ان مذاکرات میں اپنی گفتگو کی ایک کاپی انہیں دوں کیونکہ یہ بہت فائدہ مند ثابت ہوئی تھی۔

واپس آنے سے پہلے سرتاج، بقائی اور میں اکٹھے بیٹھے۔ اس وقت مذاکرات آگے نہیں بڑھ رہے تھے اور میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اس کی وجہ کیا تھی؟ انہوں نے کہا کہ انہوں نے مسٹر پیرزادہ کے پاس بعض دستاویزات چھوڑی ہیں جس میں چار بڑے اقتصادی امور کے بارے میں آخری پوزیشن درج تھی کہ ہم کہاں تک پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور اس میں انہیں یہ بتا دیا گیا تھا کہ ان انتہائی پوزیشنوں سے پیچھے ہٹنے کا مطلب یہ ہوگا کہ ایک ملک باقی نہیں رہ سکے گا۔

یہ مذاکرات ۲۳ یا ۲۴ تاریخ کو رک گئے۔ آخری دن تاج الدین نے کہا کہ وہ اپنے کاغذات میں بعض تبدیلیاں کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے آئینی مسائل کے بارے میں ایک اور دستاویز پیش کی۔ اس نے کہا کہ جہاں جہاں انہوں نے فیڈریشن کا لفظ استعمال کیا ہے وہاں کنفیڈریشن کا لفظ استعمال کیا جائے۔ اس پر کارنیلیس کا ردّعمل بہت سخت تھا۔ انہوں نے کہا کہ کنفیڈریشن عموماً دو آزاد ملکوں کے درمیان ہوتی ہے۔ آپ نے اس بارے میں پہلے بات نہیں کی۔ اور یہ بات آپ کے چھ نکات میں بھی شامل نہیں تھی اور آپ یکایک آج اس کو ایک نئے پوائنٹ کے طور پر کیسے شامل کر سکتے ہیں۔ انہوں نے اس پر صاف انکار کیا اور کہا کہ یہ ہمارے لیڈر کا مطالبہ ہے اور ہم ہر صورت اسی کے مطابق عمل بھی کریں گے۔

میں عمومی طور پر سیاسی معاملات میں مداخلت نہیں کرتا تھا لیکن اس مرحلے پر میں نے ایسا کیا۔ میں نے کارنیلیس سے کہا کہ یہ ان کا مطالبہ ہے کہ وہ ایسی تبدیلی اپنے پہلے موقف میں کرنا چاہتے ہیں چاہیے ہمیں اس سے مکمل طور پر اختلاف ہی ہو لیکن ہم ان کو اس سے نہیں روک سکتے کہ وہ اپنے نقطۂ نظر میں ترمیم کریں۔ کارنیلیس نے بڑے غصے اور ناپسندیدگی سے میری طرف دیکھا لیکن میری دلیل میں وزن تھا لہذا انہوں نے خاموشی سے اس کاغذ کو قبول کر لیا جس میں یہ ترمیم کی گئی تھی۔ جب یہ میٹنگ ختم ہوئی تو میں ان کے پاس گیا اور کہا کہ میں معذرت چاہتا ہوں کہ آپ کو میری مداخلت پسند نہیں آئی لیکن میرا مطلب یہ تھا کہ مجھے ایک تحریری ثبوت اس امر کا مل جائے کہ مذاکرات کے آخری دن وہ فیڈریشن کی بجائے کنفیڈریشن کا مطالبہ کر رہے تھے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو بعد میں وہ کہہ سکتے تھے کہ اس معاملے پر کوئی غلط فہمی ہوئی ہوگی۔ ہم کس طرح کنفیڈریشن کی بات کر سکتے ہیں۔ چونکہ تین آدمی ان کی طرف سے تھے اور تین ہی آدمی ہماری طرف سے تھے اور ان کے لوگ ہماری بجائے ان کی بات پر یقین کر لیتے اور وہ آسانی سے کہہ دیتے کہ اس بات کا تو ان کے چھ نکات میں بھی کوئی ذکر نہ تھا، اور اس کے علاوہ بھی کہیں ذکر نہیں آیا اس لئے یہ بات محض ایک غلط فہمی ہے اور کچھ نہیں۔

کارنیلیس نے میری دلیل سے اتفاق کیا۔ مذاکرات ختم ہو گئے اور میں نے پیرزادہ سے مستقبل کے پلان کے بارے میں پوچھا کیونکہ اب کوئی مذاکرات نہ ہو رہے تھے انہوں نے کہا کہ آپ اب واپس جا سکتے ہیں کیونکہ جہاں تک آپ کا تعلق تھا وہ مذاکرات اب ختم ہو چکے ہیں۔ میں نے کہا کہ میں کل چلا جاؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ آج ہی کیوں نہیں چلے جاتے۔ اس سے مجھے ایک اشارہ مل گیا چنانچہ ہم لوگ اسی شام واپس آ گئے اور اگلے روز فوجی ایکشن کر دیا گیا۔

سوال: یہ کہا جاتا ہے کہ ہم نے مشرقی پاکستان کو اس لئے کھو دیا کیونکہ ہم نے اپنی بحری فوج یعنی نیوی کو نیا اسلحہ خریدنے کے لئے رقم دینے سے انکار کر دیا تھا۔

جواب: یہ بات درست نہیں ہے نیوی بعض بحری جہاز اور آب دوزیں خریدنا چاہتی تھی۔ میں نے انہیں بتایا کہ اس مقصد کے لئے رقم فراہم کرنا بے حد دشوار ہوگا۔ کیونکہ میں اپنی اقتصادیات کے لئے رقم کی ادائیگی کے لئے مہلت کی وکالت کر رہا تھا۔ اور جو وہ مانگ رہے تھے وہ ملک کے تمام زرمبادلہ کے ذخائر سے بھی بڑھ کر تھا اور اس کے بعد بھی یہ اشیاء ہمیں پانچ سال کے بعد ملنی تھیں۔ ان اشیاء کو نہ خریدنے کے فیصلے نے جو کچھ ہوا بہرحال اس پر کوئی اثر نہیں ڈالا۔

فرنٹیئر پوسٹ

۱۵ فروری ۱۹۹۱ء

شذرات — نون سین

کیمیاوی ہتھیار

امریکہ کی بحریہ کی خفیہ ایجنسی نے ۱۴ ممالک کے نام گنوائے ہیں جن میں پاکستان بھی شامل ہے جن کے متعلق یہ یقین کیا جا رہا ہے کہ ان کے پاس کیمیاوی ہتھیار موجود ہیں۔ بحریہ کی یہ رپورٹ نیویارک ٹائمز میں شائع ہوئی ہے دیگر ۱۳ ممالک یعنی سوویت یونین اور نیٹو کو الگ کر کے مندرجہ ذیل ہیں۔ ہندوستان، اسرائیل، مصر، جنوبی کوریا، تائیوان، برما، چین شمالی کوریا، ویت نام، لیبیا، ایران اور عراق۔ اس خیال کا بھی اظہار کیا گیا ہے کہ غالباً سعودی عرب کے پاس بھی کیمیاوی ہتھیار موجود ہیں۔ نیویارک ٹائمز کے مطابق اس رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ شام کے متعلق یہ بات پہلی دفعہ کہی جا رہی ہے کہ اس کے پاس بایولوجیکل ہتھیار بھی ہیں اور غالباً کیمیاوی ہتھیار بھی۔

یہ تجزیہ بحریہ کے ڈائریکٹر ایڈمرل تھامس بروکس نے پیش کیا اور تفصیلات کے لحاظ سے خاصا وسیع ہے۔ اور اس میں جو حقائق اور اعداد و شمار پیش کئے گئے ہیں وہ تازہ ترین ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ کیمیاوی ہتھیاروں کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اکثر ممالک کیمیاوی ہتھیار رکھنے کے خواہاں ہیں۔ جن ممالک کے متعلق سی۔ آئی۔ اے کا خیال ہے کہ ان کے پاس یہ ہتھیار موجود ہیں ان کا کھل کر ذکر نہیں کیا گیا۔ کیونکہ آج سے دو سال قبل سی۔ آئی۔ اے نے کہا تھا کہ ۲۰ ممالک کے پاس کیمیاوی ہتھیار موجود ہیں۔ ہر قسم کی کوشش کے باوجود کیمیاوی ہتھیار بڑھ رہے ہیں۔ اگرچہ یہ بھی کوشش کی جا رہی ہے کہ وہ اجزا جن سے کیمیاوی ہتھیار بنائے جاتے ہیں ان کی برآمد پر پابندی لگائی جائے۔ ان تمام ممالک کے متعلق تفصیلی بیان میں کہا گیا ہے کہ جنگ کے امکانات پہلے سے کہیں بڑھ گئے ہیں۔ اور اگر ان ہتھیاروں پر مکمل پابندی نہ لگائی گئی تو جو جنگ بھی ہوگی۔ وہ نہایت ہولناک ہوگی اور اس کی تباہی کا ابھی سے اندازہ بھی نہیں لگایا جا سکتا۔

حصولِ ثواب کا زرّیں موقع

ماہِ صیام میں اللہ تعالیٰ کے نیک بندے امورِ خیر میں بڑھ چڑھ کر قدم اٹھاتے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کا وارث ٹھہرتے ہیں۔

علاوہ دیگر نیکیوں کے یہ بھی ایک عظیم نیکی ہے کہ دینِ حق کی اشاعت کے پیشِ نظر تحریک جدید کے تحت جو عظیم الشان مالی قربانیاں کی جا رہی ہیں احبابِ جماعت ان میں پیش قدمی دکھائیں۔ اور اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی دعاؤں سے حصہ پانے کے لئے ۲۹ رمضان المبارک سے قبل اپنے کئے ہوئے وعدہ جات کو عملی طور پر ایفا کریں۔ تا دفتر وکالت مال اوّل کی طرف سے جو دعائیہ فہرست حضور کی خدمت میں ارسال کی جا رہی ہے۔ اس میں ان کے اسماء گرامی بھی شامل ہو سکیں۔ سیکرٹریان تحریک جدید کا فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے ہاں مؤثر رنگ میں احبابِ جماعت کو تحریک فرماتے رہیں کہ وہ سو فیصدی اپنے وعدہ جات کی ادائیگی جلد تر کر دیں۔ جملہ سیکرٹریانِ تحریک جدید کی خدمت میں یہ بھی درخواست ہے کہ سو فیصدی ادائیگی کرنے والوں کی مکمل فہرست دفتر ہذا کو تیار کر کے بھجوا دیں۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود مجیب اصغر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کی سادہ زندگیاں

اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے اور انسان سوچ کر ورطۂ حیرت میں پڑ جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جن لوگوں نے تربیت حاصل کی اور صحابہؓ کہلائے جہاں ایک طرف انہوں نے ایسے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے کہ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ وہاں دوسری طرف جب ان کی بھی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو پتہ لگتا ہے کہ وہ بہت ہی سادہ لوگ تھے۔ جنہوں نے ہر طرح کی وجاہت حاصل ہونے کے باوجود بہت ہی غریبانہ زندگی بسر کی اور اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں اسکے دین کی اشاعت میں اور غرباء کی ہمدردی اور خیر خواہی میں خرچ کر دیا بلکہ لٹا دیا۔ (اس میں) ان سب نے اس عظیم ہستی کا رنگ اپنے اوپر چڑھایا جو عظیم الشان اخلاق پر فائز تھا اور جو ہر پہلو اور ہر رنگ میں عظیم تھا۔ اس کی عظمتوں کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے وجۂ تخلیق کائنات قرار دیا ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

فتح مکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فتوحات کا ایک عظیم واقعہ ہے۔ ان دشمنوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح حاصل کی تھی۔ جنہوں نے حضورؐ کو حضورؐ کے خاندان کو اور غریب صحابہؓ کو بالخصوص اور دوسرے صحابہؓ کو بالعموم بہت ہی دکھ دیئے تھے انہوں نے قتل و غارت کی، مال لوٹے صحابہؓ کے سینے چاک کر کے ان کا کلیجہ نکال کر چبایا۔ بھوک اور پیاس سے تڑپایا گلیوں میں پتھر مارے گالیاں دیں قتل کے منصوبے بنائے شہداء کے اعضاء کا مثلہ کیا اور ان کے کان، ناک اور دوسرے اعضاء کاٹ کر اُن کے ہار بنائے اور فاتح کے طور پر پہنے اور جشن منائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خون بہائے بغیر مکہ فتح کیا تو ان سب کو معاف کر دیا کوئی جشن نہیں منایا اور جب وہ عظیم فاتح دوپہر کے کھانے کے لئے اپنی چچازاد بہن ام ہانیؓ کے گھر گیا تو گھر میں بچے ہوئے روٹی کے ٹکڑے سے نرم کر کے کھا لئے اور اپنی ذات کو کوئی اہمیت نہ دی۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ حضورؐ کے گھر کئی کئی دن چولہا نہیں جلتا تھا اور فاقہ کشی کی نوبت آجاتی تھی۔ خدا کی رضا کے لئے حضور نے اپنے پر اور اپنے اہل بیت پر بہت سختیاں وارد کیں اور پیوند لگا کر بھی سادہ کپڑوں میں گذارہ کر لیا اور سب کچھ خدا کی راہ میں لٹا دیا اور غریبوں کو دے دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ اور خلفاء نے بھی وہی رنگ اختیار کیا اور ایک طرف اسلام کو معلوم دنیا تک پہنچایا اور قیصر و کسریٰ پر فتوحات حاصل کیں اور افریقہ اور ہندوستان تک اسلامی ریاست پھیل گئی جس پر فی الواقع سورج غروب نہیں ہوتا تھا اور دوسری طرف حالت یہ تھی کہ نہایت ہی سادگی سے اور غریبانہ طور پر زندگی گذاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فارس اور روم کی عظیم سلطنتوں کیساتھ مسلمانوں نے ٹکرلی اور فتوحات کا سلسلہ شروع ہوا ایک طرف عراق میں دریائے فرات کے ساتھ ساتھ سارا علاقہ فتح ہوگیا ادھر دمشق تک کا علاقہ شام میں فتح ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ کی اپنی یہ حالت تھی کہ چوغے میں بٹنوں کی جگہ کیکر کے کانٹے ٹانک کر گذارہ کر لیتے خلافت سے قبل آپ نے سب کچھ حضورؐ کے قدموں میں نچھاور کر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کے بارہ میں فرمایا ہے۔

"میں نے ہر شخص کے احسان کا بدلہ دنیا میں ادا کر دیا۔ لیکن ابوبکرؓ کے احسانات مجھ پر باقی رہ گئے ہیں۔ ان کا بدلہ قیامت کو اللہ تعالیٰ دے گا۔"

(خلفائے اربعہ فیروز سنز لاہور صفحہ ۵۱)

خلافت سے پیشتر آپ مدینہ کے ہمسایوں کی بکریاں چرایا کرتے تھے۔ دودھ دوہ لیا کرتے تھے محلہ بھر کا سودا سلف خود ہی لاکر دیا کرتے تھے۔ خلافت کے پہلے چھ ماہ تک کپڑوں کی گٹھڑیاں کندھوں پر اٹھا کر گلیوں اور بازاروں میں بیچا کرتے تھے۔ بعد میں مسلمانوں کے اصرار پر بہت قلیل وظیفہ بیت المال سے لینا شروع کیا۔

حضرت ابوبکرؓ کے بعد حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے انہیں حضرت ابوبکرؓ نے ہی صحابہؓ کے مشورہ سے اپنی آخری بیماری کے دوران نامزد کیا تھا۔ حضرت عمرؓ کے دور میں اسلامی فتوحات سب سے زیادہ ہوئیں قیصر و کسریٰ کی عظیم سلطنتیں اسلامی پرچم تلے آگئیں اور ساری دنیا پر حضرت عمرؓ کا عظیم رعب اور دبدبہ تھا۔ لیکن حضرت عمرؓ کی اپنی کیا حالت تھی لکھا ہے کہ جب بیت المقدس فتح ہوا تو عیسائیوں نے اس شرط پر صلح کی درخواست کی کہ خلیفۂ وقت خود صلح کے معاہدے پر دستخط کریں۔ حضرت عمرؓ تشریف لے گئے جابیہ پہنچے تو جرنیلوں نے استقبال کیا بعض مسلمانوں نے دیبا و حریر کے کپڑے پہن رکھے تھے۔ جنہیں دیکھ کر حضرت عمرؓ ناراض ہوئے اور بعض روائتوں کیمطابق سنگریزے اٹھا کر مارے اور کہا تم بھی عجم والوں کی طرح اس قدر جلد آرام پسند ہو گئے ہو اور عربی سادگی کو چھوڑ بیٹھے ہو انہوں نے عرض کیا کہ یہ ریشمی لباس ہم نے اسلئے پہنا ہے کہ ہر وقت ہمارے بدن پر ہتھیار رہتے ہیں۔ فرمایا اگر یہ بات ہے۔ تو کوئی حرج نہیں۔ آپ خود نہایت سادہ لباس میں ملبوس تھے۔

جابیہ سے بیت المقدس روانہ ہوئے تو بیت المقدس کے قریب آپ کو ایک قیمتی لباس اور ترکی گھوڑا پیش کیا گیا۔ تاکہ عیسائی آپ کو کوئی معمولی آدمی نہ خیال کریں لیکن حضرت عمرؓ نے ان دونوں چیزوں سے انکار کر دیا اور فرمایا "خدا نے اسلام کی جو عزت ہمیں عنایت فرمائی ہے وہی کافی ہے" حضرت عمرؓ نے ایک بار فرمایا: میں نے اپنے اور اپنے متعلقین کو بہت سی راحتوں سے محروم رکھا۔"

(خلفائے اربعہ فیروز سنز لاہور)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد صحابہؓ کی اکثریت نے حضرت عثمانؓ کا انتخاب کیا۔ حضرت عثمانؓ ایک امیر گھرانے میں پیدا ہوئے اور بڑے نازو نعمت سے پلے تھے۔ اسلام قبول کیا تو آپ نے خدا کی راہ میں بے دریغ خرچ کیا۔ آپ نے ہزاروں غلاموں کو آزاد کیا۔ اور مدینہ کی کوئی گلی ایسی نہ تھی جہاں آپ کا خریدکردہ آزاد چلتا پھرتا نظر نہ آئے بڑے مہمان نواز تھے اور ہمیشہ مہمانوں کو اچھے اچھے کھانے کھلاتے مگر خود سرکہ اور روغن زیتون سے ہی روٹی کھاتے شام کا کھانا برائے نام تھا۔ آپ نے ہمیشہ سادہ لباس میں زندگی بسر کی۔ آپ کی دردناک شہادت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ رابع ہوئے۔

حضرت علیؓ پر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سادگی کا رنگ چڑھا ہوا تھا۔ اور نہایت سادگی میں آپ نے بھی زندگی گذاری اور اسلام کی بے لوث خدمت کی۔ یہی کیفیت اکثر صحابہ کی تھی۔ بانیٔ تحریک جدید فرماتے ہیں۔

آج دین حق کے لئے قربانیوں کا زمانہ ہے کہ ہمیں چاہیئے کہ دینِ حق کی خاطر قربانی کرنے کی غرض سے جائز خواہشات کو بھی جہاں تک چھوڑ سکیں چھوڑ دیں۔"[1] اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق اور ہمت دے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

---

[1] پمفلٹ سادہ زندگی وقت کا اہم تقاضا از شبیر احمد وکیل المال اوّل تحریک جدید

حضرت فضلِ عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے، نے خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۴۴ء میں فرمایا۔

"قوم کے نوجوانوں میں محنت سے کام کرنے کی عادت پیدا کرنا خدام الاحمدیہ کا اہم فرض ہے مرکزی کارکنوں کو چاہیئے کہ وہ ایسے طریق ایجاد کریں جن سے انہیں معلوم ہو سکے کہ ہر احمدی جو مجلس خدام الاحمدیہ کا ممبر ہے وہ کیا کام کرتا ہے اور اگر کسی کے متعلق معلوم ہو کہ وہ کوئی کام نہیں کر رہا تو اسے کسی نہ کسی کام پر مجبور کیا جائے۔ اسی طرح آپ لوگوں کو سکولوں اور بورڈنگوں وغیرہ کا معائنہ کرکے افسروں کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔ اور ایسی سکیمیں سوچنی چاہئیں جن سے لڑکے پڑھائی میں غفلت نہ کریں۔ اسی طرح کھیل کود میں بھی وہ باقاعدگی سے حصہ لیں۔ آپ لوگوں کو اس امر کی نگرانی کرنی چاہیئے کہ کسی محلے میں کوئی لڑکا آوارہ نہ پھرے۔ آپ لوگوں کو اس امر کی نگرانی رکھنی چاہیئے کہ کون کون سے نوجوان ہیں جو لغو باتیں کرنے کے عادی ہیں۔ اور پھر ان نوجوانوں کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیئے۔ آپ لوگوں کو اس امر کی نگرانی رکھنی چاہیئے کہ دکانوں پر خرید و فروخت کرتے ہوئے دکاندار اور تاجر دیانتداری سے کام لیتے ہیں یا نہیں۔ اسی طرح اور معاملات میں ان کی دیانت اور امانت کا کیا حال ہے۔ یہ تمام امور ایسے ہیں جن کی نگرانی رکھنا خدام الاحمدیہ کا کام ہے۔ مگر اب تک اس لحاظ سے خدام الاحمدیہ نے اپنی ذمہ داری کو پوری طرح محسوس نہیں کیا۔"

کیا آپ کا اور آپ کے بچوں کا چندہ وقف جدید ادا ہو چکا ہے؟

(ناظم مال وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود احمد طاہر

دیہرہ

ضلع کوٹلی (آزاد کشمیر) کے خوبصورت ترین مقام تتہ پانی سے اگر شمال کی طرف نظر دوڑائیں تو انسان حیران رہ جاتا ہے کہ یہ جنت جس پہ میری نظر پڑ رہی ہے کیا یہ روئے زمین پہ ہی ہے؟ اور پھر یقین کرنا پڑتا ہے کہ یہ زمین کا ہی حصہ ہے اور اسی کو جنت نظیر کہتے ہیں۔

یہ علاقہ (جو کہ تتہ پانی سے شمال کی طرف ہے) منڈھول ضلع پونچھ کہلاتا ہے یہاں پر شمالاً جنوباً دو پہاڑ ایک دوسرے کے متوازی خاصا لمبا سفر طے کرتے ہیں اور ان کے درمیان دریائے پونچھ بہتا ہے۔ باقی پہاڑی علاقوں کے برخلاف یہاں پر دریا اور پہاڑ ایک دوسرے کو راستہ دیتے ہوئے چلتے ہیں گویا کہ ان میں کوئی معاہدہ طے پایا ہوا ہے۔ مطلب یہ کہ عام طور پر پہاڑ دریا کا راستہ روکنے کی کوشش کیا کرتے ہیں اور دریا پہاڑوں کو آگے سے ہٹانے کے لئے انہیں کاٹتا اور کریدتا رہتا ہے لیکن منڈھول میں دونوں پہاڑ دریائے پونچھ سے ہٹے ہوئے ہیں اور دریا کی طرفین سرسبز اور کھلے میدان کی صورت میں ہیں۔ پھر دریا کے مغربی کنارے کے ساتھ ساتھ پہاڑی مشکلات کے باوجود چھوٹا سا نہری نظام بھی ہے اور اسی کی بدولت اس طرف زیادہ سبزہ ہے اور سیب کے باغ بھی ہیں۔ اور انہی باغات کے قریب بہت پرانے زمانے کی ایک نشانی "دیہرہ" کی صورت میں کھڑی آج کے انسان کو دعوت دے رہی ہے کہ آؤ اور میرے متعلق تحقیق کرو کہ میں کس زمانے سے یہاں موجود ہوں اور میرا خالق کون ہے۔

دیہرہ دور سے دیکھنے میں تو ایک پرانے زمانے کا مندر سا دکھائی دیتا ہے لیکن اس کے قریب جائیں تو شک پڑتا ہے کہ یہ مندر نہیں بلکہ کسی نے سیر و تفریح کیلئے اپنا ٹھکانہ بنایا ہوگا۔ کیونکہ یہ ایک بلند چوکور کمرے کی صورت میں ہے اور اس کی گری ہوئی چھت اپنی گنبد نما گولائی کی ابھی تک نشاندہی کر رہی ہے۔ اس چوکور کمرے کے چاروں طرف دروازے بنے ہوئے ہیں لیکن ماسوا شرقی دروازہ کے جو کہ دریا کی طرف ہے باقی کندہ کاری کیے ہوئے پتھروں سے بند کیے ہوئے ہیں۔ اور اس کے چاروں دروازوں کے سامنے چار صحن بنے ہوئے ہیں جو کہ اس کمرے سے بھی اور باقی اطراف سے بھی گہرائی میں ہیں یوں جیسے کہ تالاب ہوں ان صحنوں کی حد بندی بڑی بڑی سلوں سے کی گئی ہے جو کہ پتھر کی ہیں۔ اس کمرے کی دیواروں میں اور اس کی چھت میں جو پتھر چنے گئے ہیں ان کی ضخامت دیکھ کر انسان حیران رہ جاتا ہے کہ قدیم زمانے میں بغیر کرین کے انسانوں نے یہ پتھر کس طرح اس کی چھت تک پہنچائے۔ یہی وجہ ہے کہ اس علاقہ کے لوگوں نے اس دیہرہ کے خالق جن اور پریاں قرار دیئے ہیں۔ اس علاقے کا ایک معمر شخص جس کی عمر ۸۰ سال سے تجاوز کر چکی ہے کہنے لگا کہ جب میں سکول میں دوسری تیسری میں پڑھتا تھا تو اس زمانے میں ہمارے نصاب کی ایک کتاب میں اس دیہرے کا ذکر اس طرح ہوتا تھا کہ پرانے زمانے میں یہاں تین دیو رہا کرتے تھے اور ان کے ساتھ ان کی ماں بھی تھی ایک دن ان دیووں کی ماں نے ان سے کہا کہ میرے لئے کوئی ایسا چبوترہ بناؤ جس پہ چڑھ کر میں کشمیر کی وادی کو دیکھتی رہوں چنانچہ ان دیووں نے یہ دیہرہ تعمیر کیا اور اپنی ماں کو اوپر چڑھنے کی دعوت دی جب وہ اوپر چڑھی تو اس کی چھت گر گئی اور دیووں کی ماں بھی چھت کے ساتھ نیچے آ رہی اور وہیں دفن ہو گئی۔

جب ان لوگوں سے پوچھا جائے کہ کیا وجہ ہے کہ اس کے خالق جن یا دیو قرار دیئے جاتے ہیں کیوں نہ یہ مان لیں کہ پرانے زمانے میں انسان نے ہی اس کی تعمیر کی۔ تو اس کا جواب یہ ملتا ہے کہ اس کی دیواروں میں جو بڑے بڑے پتھر چنے گئے ہیں جن کا وزن کم از کم پانچ پانچ ٹن ہوگا ان کو پرانے زمانے میں انسان بغیر کرین کے کیونکر اٹھا سکتا تھا۔ لیکن یہ جواب تو ایسے لوگوں کا ہے جو بجائے ذہن پر زور دینے کے جو چیز غیر معمولی نظر آئے اس کو جنوں کے ذمے لگا دیتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اس دیہرہ کو انسان نے ہی تعمیر کیا ہے۔ کیونکہ مصر میں پائے جانے والے اہرام مصر جو کہ ہزاروں سال پرانے ہیں اور ان کے متعلق ثابت ہے کہ یہ انسان نے بنائے تھے ان کی دیواروں میں منوں ٹنوں وزنی پتھر لگے ہوئے ہیں اور جو سب سے بڑا ہرم ہے اس کی بلندی ۱۸۰ میٹر ہے اور اس کی دیواروں کے اوپر والے سرے تک اسی قسم کے پتھر لگے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی ثابت ہے کہ کشمیر میں بنی اسرائیل کے بعض قبائل مصر سے ہجرت کر کے آئے تھے تو ممکن ہے وہ قبائل ہی مصر کا فن تعمیر یہاں لائے ہوں۔ نیز اسی قسم کے بڑے بڑے پتھروں سے بنائی ہوئی ایک عمارت شاردہ ضلع مظفر آباد میں بھی ہے جس کے متعلق ثابت ہے کہ یہ انسانوں کی بنائی ہوئی ایک عمارت ہے وہ صدیوں پرانی ایک یونیورسٹی ہے۔

یہ تو میرا ایک اندازہ تھا جو مجھے قریباً قریباً درست نظر آتا ہے اب آگے آثار قدیمہ کے ماہرین کو دعوت ہے کہ وہ تحقیق کریں کہ یہ دیہرہ کیا ہے اور کن لوگوں نے تعمیر کیا ہے۔ اس دیہرہ کے بارہ میں محکمہ آثار قدیمہ نے ابھی تک کوئی ریسرچ نہیں کی

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل ۲۷۹۲۸:- میں محمودہ بیگم بیوہ احمد جان خان قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۷/۵ حلقہ لطیف دار الصدر غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) زیورات طلائی ۸ گرام ۱۰۰ ملی گرام ۲۲ کیرٹ مالیتی ۲۳۸۰/ روپے (۲) مکان ۷/۵ میں میرا جو حصہ ہوگا ۵۰۰۰/ روپے۔ (۳) حق مہر ۵۰۰/ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/ روپے ماہوار بصورت خورد و نوش مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ محمودہ بیگم بیوہ احمد جان خان ۷/۵ حلقہ لطیف دار الصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ سلطان سرور وصیت نمبر ۲۵۶۲۰۔ گواہ شد نمبر۲ انوار احمد خان ولد غلام سرور خان دار الصدر غربی ربوہ۔

مسل ۲۷۹۲۹:- میں ڈاکٹر شہناز اختر بنت چوہدری برکت علی کھوکھر قوم کھوکھر پیشہ ہومیو ڈاکٹر عمر ۲۸ سال بیعت ۱۹۵۷ء ساکن ۳/۴ دار الصدر غربی ربوہ کیئرٹو کلینک راجہ ہومیو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیورات ۸ تولہ مالیتی ۲۵۰۰۰/ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰۰/ روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ ڈاکٹر شہناز اختر ۳/۴ دار الصدر غربی راجہ ہومیو گولبازار ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ محمد اشرف ڈھلوں وصیت نمبر ۲۶۲۰۲۔ گواہ شد نمبر۲ محمد شریف ڈھلوں وصیت نمبر ۲۶۰۸۲۔

مسل ۲۷۹۳۰:- میں امۃ الجلیل زوجہ عبد الجلیل کوثر قوم جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۹/۱ محلہ باب الابواب ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱۲/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ۲۵۰۰۰/ روپے (۲) زیورات

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: محترمہ مسرت شہباز صاحبہ۔ دارالصدر شمالی ربوہ کی پھوپھی زاد بہن محترمہ بشیر بیگم صاحبہ کا عرصہ ۲ ماہ پہلے ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔ جس میں تانگہ کا بانس ان کے پیٹ میں لگا تھا شیخ زید ہسپتال لاہور میں علاج ہو رہا ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر غلام محمد حق صاحب سابق معلم وقف جدید بعارضہ شوگر چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ بینائی بھی کمزور ہو گئی ہے۔ ان کی اہلیہ بھی علیل ہیں۔

احباب ان کی صحت یابی اور درازئ عمر کے لئے دعا کریں۔

ولادت:۔ مکرم باسط احمد سیٹھی آف جہلم حال مقیم جرمنی ابن مکرم مبشر احمد سیٹھی صاحب جہلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۰ فروری ۱۹۹۱ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے حضور نے ازراہ شفقت بہزاد احمد نام عطا فرمایا ہے

احباب بچے کے نیک، صالح خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

اعلان نکاح:۔ مکرم مشتاق احمد صاحب ولد منشی اللہ دتہ صاحب رفیق حضرت اقدس سکنہ پریم کوٹ تحصیل حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ کا نکاح فرزانہ کوثر بنت مکرم نصر اللہ خاں نصرت آباد ربوہ بعوض دس ہزار روپے حق مہر مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی صدر محلہ دارالنصر غربی نے پڑھا۔

احباب سے رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کی درخواست ہے۔

نمایاں کامیابی: میرے بیٹے عزیزم عبدالوحید صاحب نے پنجاب یونیورسٹی کے ایم اے ایجوکیشن کے امتحان میں ۸۰ فیصد نمبر حاصل کر کے A گریڈ حاصل کیا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو بیش از بیش ترقیات عطا فرمائے

چوہدری عبدالحمید پڑھیار
صابو پڑھیار ضلع سیالکوٹ

ختم قرآن:۔ عزیزہ ناصرہ یوسف صاحبہ دختر عبدالرؤف یوسف صاحب اسلام آباد نے خدا کے فضل سے پانچ سال کی عمر میں قرآن کریم ختم کیا ہے۔ عزیزہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب صدر محلہ دارالصدر شمالی ربوہ کی نواسی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو نور قرآن سے منور فرمائے۔

بازیافتہ انگوٹھی: خاکسار کو ایک عدد سونے کی انگوٹھی ماہ اکتوبر میں کالج روڈ سے جاتے ہوئے ملی تھی۔ جن صاحب کی ہو صدر صاحب عمومی ربوہ سے نشانی بتا کر حاصل کریں۔

سلیم احمد شاہد
دارالرحمت شرقی ب ربوہ

اعلان دارالقضا

(فرحت بیگم صاحبہ بابت ترکہ چوہدری عبدالقدوس صاحب)

○ مکرم چوہدری عبدالقدوس صاحب ولد مکرم چوہدری عزیز اللہ خان صاحب محمود آباد فارم کنری ضلع تھرپارکر کی امانت تحریک جدید میں جمع شدہ رقم مبلغ ۱۴۴۶۸/۴۵ روپے ان کی اہلیہ صاحبہ محترمہ فرحت بیگم صاحبہ کو ادا کی جانی مقصود ہے۔ لہذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضا میں اطلاع دیں۔"

(ناظم دارالقضا۔ ربوہ)

پتہ درکار ہے

○ مکرم ڈاکٹر میر عبدالمنان صاحب ولد مکرم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب مکان نمبر ۲/۹ نشان رحمت دارالصدر غربی کے موجودہ ایڈریس کے متعلق کسی آدمی کو معلوم ہو تو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

جرمن کلاس

○ سہ ماہی کورس پر مشتمل جرمن زبان کی نئی کلاس ۲۰ اپریل ۱۹۹۱ء (بروز ہفتہ۔ ۴ بجے شام) سے خلافت لائبریری ربوہ میں شروع ہو رہی ہے۔ خواہشمند طلباء و طالبات فارم داخلہ پر کر دیں۔

ملک منصور احمد عمر

موصیان کرام

○ پلینشن کمیوٹ شدہ حصہ پر۔ گریجوئیٹی پر حصہ آمد کی ادائیگی لازمی ہو گی اور اس پر حصہ آمد یکمشت ادا ہو گا اگر کسی خاص مجبوری سے ایسا نہ کر سکتے ہوں تو حسب ضابطہ مجلس کارپرداز سے اجازت یا مہلت حاصل کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

طلائی وزنی ۲ تولہ ۹ ماشہ مالیتی ۸۲۵۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۶۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امتہ اللہ جلیل ۱/۱۹ محلہ باب الابواب ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ محمد حنیف وصیت نمبر ۲۶۸۸۹ گواہ شد نمبر۲۔ راجہ محمد اکبر اقبال وصیت نمبر ۲۵۶۵۵

مسل نمبر ۲۷۹۴۱۔ میں منصور احمد ولد مسعود احمد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن R 500 بلاک ۱۹ فیڈرل بی ایریا کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ منصور احمد R 500/19 فیڈرل بی ایریا کراچی۔ گواہ شد نمبر۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر۲ مبشر احمد خالد وصیت نمبر ۲۵۰۹۸۔

مسل نمبر ۲۷۹۴۲ میں عمران احمد قمر ولد سلطان احمد ناصر قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن DT-67 بلاک نمبر ۱۹ فیڈرل B ایریا کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت جزوی ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عمران احمد قمر DT-67 فیڈرل B ایریا کراچی۔ گواہ شد نمبر۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ مبشر احمد خالد وصیت نمبر ۲۵۰۹۸۔

مسل نمبر ۲۷۹۴۳ میں مرزا مجتبیٰ علی ولد مرزا صادق علی صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن R-754/8 عزیز آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مرزا مجتبیٰ علی R-754/8 عزیز آباد کراچی۔ گواہ شد نمبر۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر موصیان کراچی گواہ شد نمبر۲۔ مرزا صادق علی والد موصی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ احمدیہ میں داخلہ
۱۹۹۱ء

چونکہ اس سال میٹرک کا امتحان ابھی تک صوبہ پنجاب کے بورڈز کا ہوا ہے اس لئے اس سال جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو دو دفعہ ہوگا۔ ایک انٹرویو صوبہ پنجاب کے بورڈز کے نتائج کے بعد اور دوسرا دیگر صوبہ جات کے بورڈز کے نتائج کے بعد ہوگا۔ انٹرویو کی معیّن تاریخ کا اعلان میٹرک کے نتائج کے بعد اخبار الفضل میں کر دیا جائے گا اور امیدواران کی طرف سے نتیجہ کی اطلاع ملنے پر انفرادی طور پر بھی اطلاع کر دی جائے گی۔

جماعت کے ایسے ذہین۔ ہونہار۔ دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوان جو اس سال میٹرک۔ ایف اے، بی اے، ایم اے کا امتحان دے چکے ہیں یا دے رہے ہیں اور وہ زندگی وقف کرکے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہش مند ہیں وہ امتحان یا نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ ابھی سے مقامی جماعت کے امیر صاحب/ صدر صاحب کی وساطت سے درخواست وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں تاکہ انٹرویو سے پہلے ان کے ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے امیدوار کی تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (۴۵ فیصد نمبر) اور عمر ۱۷ سال یا اس سے کم ہونا ضروری ہے۔ ایف اے اور گریجوایٹ کے لئے عمر ۱۸ سال اور ۲۰ سال کی حد مقرر ہے۔

احباب جماعت میں سے ایسے والدین جن کے بچے خدمتِ دین کے لئے وقف اولاد کے تحت وقف ہیں اور ان بچوں نے اس سال میٹرک کا امتحان دیا ہے یا دے رہے ہیں۔ وکالت دیوان کو جلد اطلاع دیں تاکہ ان بچوں سے براہ راست بھی خط و کتابت کی جا سکے۔ وقفِ اولاد کے سلسلہ میں وکالتِ دیوان کی سابقہ چٹھی کا حوالہ بھی دیں۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید ربوہ)

معیاری اشیاء مناسب دام = یوٹیلٹی سٹور سے سب کو آرام

سیلف سروس

یوٹیلٹی سٹورز کارپوریشن آف پاکستان لمیٹڈ

وزارتِ صنعت حکومتِ پاکستان کا قائم کردہ ادارہ

جو عام آدمی کو معیاری اشیائے صرف ارزاں نرخوں پر فراہم کرتا ہے اور ملکی معیشت میں اشیائے صرف کی قیمتوں میں توازن برقرار رکھنے کے لئے کوشاں ہے یوٹیلٹی سٹورز پر دستیاب ہونے والی اشیاء کی تفصیل یہ ہے:۔

آٹا، دالیں، چاول، گھی، چینی ہر قسم کے واشنگ صابن اور واشنگ پاؤڈر، خالص اور اعلیٰ یوٹیلٹی مصالحہ جات، سامان ہوزری، ملکی مشروبات، اچار، چٹنیاں، مربّے، درآمد شدہ خشک دودھ، بسکٹ، دلیہ اور کسٹرڈ پاؤڈر، چائے، کافی، سامان کاسمیٹک، جراثیم کش، کارن آئیل، کوکنگ آئیل، سامان پلاسٹک، ٹوتھ پیسٹ، ٹوتھ پاؤڈر، غرضیکہ گھریلو استعمال کی مزید اشیاء بھی دستیاب ہیں۔

اب ہم نے ربوہ شہر کے عوامی نمائندوں اور معززین کے مسلسل اصرار اور مطالبے پر ریلوے روڈ ربوہ میں یوٹیلٹی سٹور قائم کر دیا ہے۔ ربوہ کے معززین سے درخواست ہے کہ وہ اس سہولت سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور ہمیں خدمت کا موقع دیں۔

منجانب

ریجنل مینیجر یوٹیلٹی سٹورز کارپوریشن آف پاکستان لمیٹڈ

خبریں

ملکی خبریں

○ ایم کیو ایم اور کراچی کے اخبارات کے درمیان جو تنازعہ پیدا ہوا تھا جس کے باعث ڈان اور بعض دوسرے اخبارات کے صحافیوں کی زندگی کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا، اب دور کر لیا گیا ہے۔ اس مقصد کے لئے صحافیوں کی دو بڑی تنظیموں اپینک اور سی پی این ای کی ایم کیو ایم کے قائد سے طویل ملاقات ہوئی۔

○ ایم کیو ایم کے منحرف تین افراد نے جو بیرون ملک چلے گئے ہیں ایک بیان میں کہا ہے کہ ہمیں الطاف حسین نے خود ملک سے باہر بھجوایا ہے۔

○ وائس آف امریکہ نے اپنے ایک تبصرے میں کہا ہے کہ پاکستان کے وزیرِ اعظم کو فوج کی مکمل حمایت حاصل ہے۔

○ پاک فضائیہ کے سربراہ ائر مارشل فاروق فیروز خان کو ائر چیف مارشل کے عہدے پر ترقی دے دی گئی ہے۔

○ ۲۳ مارچ کو وفاقی دارالحکومت میں مسلح افواج کی شاندار پریڈ منعقد ہوئی۔ بارش کے باوجود پریڈ کے تمام مراحل خیر و خوبی سے منعقد ہوئے صدر مملکت نے سلامی لی اور گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔ وزیر اعظم اور تینوں مسلح افواج کے سربراہ بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔

○ خان عبدالولی خان نے کہا ہے کہ سینٹ کا حالیہ الیکشن "بازار حسن" تھا اس میں ہم بھی رسوا ہو گئے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ پیپلز پارٹی جمیعت العلمائے اسلام اور حکومت نے جمعہ بازار لگایا اور پچھلے دور کی یاد تازہ کر دی انہوں نے مولوی فضل الرحمان سے سوال کیا کہ وہ بتائیں کہ ممبروں کا ایمان اور ضمیر خرید کر وہ کونسی مثال قائم کرنا چاہتے ہیں۔

○ فوج میں بھرتی کے لئے سندھ اور بلوچستان کا کوٹہ ۵ فیصد سے بڑھا کر ۱۵ فیصد کر دیا گیا ہے۔ دونوں صوبوں سے مجموعی طور پر ۴۸ ہزار جوان بھرتی کئے جائیں گے۔ اس مقصد کے لئے خصوصی مہم شروع کر دی گئی ہے۔

○ سینٹ کے سیکرٹریٹ نے سینٹ سے ریٹائر ہونے والے ۴۶ سینیٹروں کو وی آئی پی کے کارڈ جاری کر دیئے ہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں جمعہ کے روز جموں کی جامع مسجد کے احاطے میں نماز جمعہ کے دوران بم کا ایک زبردست دھماکہ ہوا جس سے کم از کم ۴۰ افراد شہید اور ۵۰ زخمی ہو گئے۔ پولیس نے صرف تین افراد کے جاں بحق ہونے کی تصدیق کی ہے۔ دھماکہ اس ٹائم بم سے ہوا جو مسجد کے احاطے میں ایک درخت کے نیچے نصب تھا۔ احاطے میں ۵ ہزار نمازی موجود تھے۔

○ عراق اور ایران کے درمیان کشیدگی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ عراق میں صدر صدام حسین کی حکومت باغیوں کی شورش کو جس سختی سے کچل رہی ہے ایرانی حکومت نے اسے قتل عام قرار دیا ہے۔ تہران میں عراقی ناظم الامور کو طلب کرکے اس سے بڑے سخت لہجے میں بات کی گئی۔ ایران کے اعلیٰ ترین رہنما آیت اللہ خامنہ ای نے عراق کی فوج کو کرائے کی فوج اور عراق کی حکومت کو کرائے کی حکومت قرار دیا ہے۔

○ صدر صدام حسین پر جنگی جرائم کے تحت مقدمہ نہیں چلایا جائے گا۔ اگر انہیں گرفتار بھی کر لیا گیا تو ان کو شہید کا درجہ حاصل ہو جائے گا۔ اور امریکہ، عالم اسلام اور تیسری دنیا کے لئے مسائل پیدا ہو جانے کا خطرہ ہے۔ یہ تبصرے سفارت کاروں نے کئے ہیں۔

○ عراق کے بارہ صوبوں میں خوراک کا شدید بحران پیدا ہو گیا ہے۔ عراقی سفیر نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری کے نام ایک ہنگامی خط میں درخواست کی ہے کہ خوراک اور دیگر اشیائے رسد کی فراہمی پر سے پابندیاں ہٹا لی جائیں۔